

حجۃ الوداع

<?xml encoding="UTF-8?">



حجۃ الوداع

حِجَّةُ الْوَدَاعِ پیغمبر اکرمؐ کے آخری حج کو کہا جاتا ہے جس میں آپؐ نے مختلف اسلامی مناطق سے آئے ہوئے مسلمانوں سے وداع فرمایا تھا۔ رسول اکرمؐ نے مدینہ ہجرت کے بعد عمرہ کی نیت سے تین اور حج کی نیت سے صرف ایک دفعہ یعنی رحلت سے کچھ عرصہ پہلے مکہ کا سفر فرمایا۔

شیعوں کے مطابق پیغمبر اکرمؐ نے اس سفر سے واپسی پر خدا کے حکم سے غدیر خم کے مقام پر حضرت علیؑ کی امامت اور ولایت کا اعلان فرمایا اور وہاں موجود تمام مسلمانوں سے حضرت علیؑ کی بیعت کرنے کا حکم دیا اس بنا پر یہ حج شیعہ تاریخ میں ایک اہم واقعہ شمار ہوتا ہے۔

اس حج کا دوسرا نام حِجَّةُ الْبَلَاغِ ہے کیونکہ اس سفر سے واپسی کے وقت رسول خداؐ پر آیت تبلیغ نازل ہوئی۔ اسی طرح اسے حِجَّةُ الْاِسْلَام بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ واحد حج ہے جسے پیغمبر اکرمؐ نے اسلامی معاشرے کی قیام کے بعد اسلامی احکام کے تحت ادا فرمایا تھا۔

آیت تبلیغ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: اے پیغمبر! جو اللہ کی طرف سے آپؐ پر اتارا گیا ہے، اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو اس کا کچھ پیغام پہنچایا ہی نہیں اور اللہ لوگوں سے آپؐ کی حفاظت کرے گا، بلاشبہ اللہ کافروں کو منزل تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (سورہ مائدہ آیت 67)

اکمال دین اور اتمام نعمت

الْيَوْمَ يَنْسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَحْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ

لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِيناً

ترجمہ: آج کافر لوگ تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے ہیں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین کے پسند کر لیا۔ (سورہ مائدہ آیت 3)

سفر کا آغاز

اعلان حج

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو تو وہ آئیں گے تمہاری آواز پر پیادہ پا اور ہر لاغر سواری پر کہ آئیں گی (وہ سواریاں) ہر دور دراز راستے سے۔ (سورہ حج آیت 27)

معاویہ بن عمار کی ایک مفصل حدیث میں آیا ہے کہ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: [1]
رسول خدا ہجرت کے بعد 10 سال مدینہ میں مقیم رہے اور حج کے لئے نہیں گئے لیکن جب اعلان حج کی آیت:
وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

(ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو) [؟-؟] [2] نازل ہوئی تو آپؐ نے اعلان کیا کہ امسال حج کے لئے مکہ جائیں گے۔

مدینہ کے باشندے اور بادیہ نشین سب مدینہ میں جمع ہوئے تاکہ رسول اللہؐ کے ساتھ حج ادا کریں۔ سنہ 10 ہجری کے ماہ ذوالقعدة الحرام کے چار دن باقی تھے جب آپؐ مکہ روانہ ہوئے۔ [3]

اہل سنت کی کتب میں ہے کہ آپؐ نے ذوالحلیفہ کی میقات میں ایک رات گذاری اور مکہ کی طرف روانہ ہوئے [4]۔ [5]۔ [6] تاہم امام صادق (ع) کے مطابق آپؐ میقات پہنچے تو اسی دن محرم ہوئے اور میقات میں ٹہرے بغیر مکہ روانہ ہوئے۔ [7]

حج کے اعلان عام کے بعد مہاجرین اور انصار اور حتی کہ مکہ کے اطراف اور یمن کے عوام مکہ روانہ ہوئے تاکہ اعمال حج کو براہ راست رسول اللہؐ سے سیکھ لیں اور آپؐ کے پہلے باضابطہ حج میں آپؐ کے ساتھ رہیں۔ اور پھر آپؐ نے یہ اشارے بھی دیئے تھے کہ یہ آپؐ کا آخری حج ہے چنانچہ مسلمان دوہرے اشتیاق کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ ایک لاکھ بیس ہزار افراد (اور بعض روایات کے مطابق اس سے بھی زیادہ) مسلمانوں نے مراسمت حج میں شرکت کی؛ ستر ہزار افراد مدینہ سے حج میں شرکت کرنے کے لئے مکہ روانہ ہوئے تھے اور لبیک کہنے والے مدینہ سے مکہ تک متصل ہوجکے تھے۔ رسول اللہؐ مدینہ سے روانہ ہونے والے حجاج کے ہمراہ 10 دن کے بعد مکہ پہنچے۔

امیرالمؤمنین (ع) جو دعوت اسلام اور خمس و زکوٰۃ اور جزیہ وصول کرنے کے لئے نجران اور یمن گئے تھے یمن کے بارہ ہزار مسلمانوں کے لئے حج بجا لانے کے لئے مکہ پہنچے۔

امام علی (ع)، جو ایک جماعت کے ساتھ یمن سے آئے تھے - مکہ میں رسول اللہؐ سے آملے۔ [8]۔ [9]

مناسک حج کی تعلیم

میقات میں آپؐ نے لوگوں کو آدابِ احرام سکھائے۔ آپؐ نے ابتداء میں غسل کیا اور حجِ قرآن کے لئے احرام باندھا۔ [10]۔ [11] آپؐ کا احرام یمن کے بنے ہوئے سوتی کپڑے کے دو ان سلے ٹکڑوں پر مشتمل تھا جس میں وصال کے بعد آپؐ کو کفن دیا گیا، [12] اس کے بعد آپؐ نے نمازِ ظہر مسجد شجرہ میں ادا کی [13] اور اس کے بعد اس اونٹ کی کوہان پر ایک نشان لگایا جو آپؐ قربانی کے لئے اپنے ساتھ مکہ لے جا رہے تھے۔ [14]۔ [15]

بعد میں ان مقامات پر مسلمانوں نے کئی مساجد تعمیر کیں جہاں رسول اللہؐ نے نماز ادا کی تھی یا آرام کے لئے ٹہرے تھے۔ [16]۔ [17]

رسول اللہؐ نے مکہ کے قریب "ذی طوی" کے مقام پر ایک رات آرام کیا [18] اور چار ذوالحجۃ الحرام کی شام کو مکہ پہنچے۔ [19]

اعمال حج

طواف اور نماز

طواف

ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلِيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

ترجمہ: پھر وہ اپنے جسم کی کثافت دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ (سورہ حج، آیت 29)

اگلے روز رسول اکرمؐ باب بنی شیبہ سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے [20]۔ [21] اور کعبہ کی طرف چلے گئے اور حجرِ الأسود پر ہاتھ پھیرا (اور اصطلاحاً استلام حجر کا عمل انجام دیا) اور اس کے بعد کعبہ کا طواف کیا۔ [22] پ یغمبر اکرمؐ نے اونٹ پر سوار ہوکر طواف کیا۔ [23] اور طواف کے آخر میں حجرِ الأسود پر ہاتھ پھیرا [24] اور اس کا بوسہ لیا اور طویل مدت تک گریہ کیا، [25] اس کے بعد مقامِ ابراہیم کی پشت پر دو رکعت نماز طواف ادا کی۔ [26]۔ [27]

سعی

صفا اور مروہ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

ترجمہ: بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ بجا لائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ ان دونوں کا چکر لگا لے اور جو شوق و رغبت کے ساتھ کچھ نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے، جاننے والا۔ (سورہ بقرہ آیت 158)

نماز کے بعد آپؐ نے زمزم کے کنویں سے پانی پیا اور کوہ صفا کی طرف گئے [28]۔ [29] اور فرمایا کہ چونکہ خداوند متعال نے پہلے صفا کا ذکر کیا ہے [30] ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا آغاز صفا سے کرتے ہیں۔ [31] [32] کوہ صفا پر مستقر ہوئے تو کعبہ کے رکن یمانی کی طرف رخ کیا اور کافی دیر تک ذکر و ثنائے پروردگار میں مصروف رہے، [33] اور اس کے بعد صفا سے مروہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ راستہ رمل کر کے اور (دلکی چال) چلے [34] مروہ

پہنچے تو رکے اور دعا پڑھی۔ [35] ظاہراً آپؐ نے یہ راستہ سوار ہو کر طے کیا ہے۔ [36]۔ [37]

منیٰ و عرفات کی طرف روانگی

اٹھ ذوالحجہ کو غروب آفتاب کے وقت رسول اکرمؐ مسلمانوں کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے اور رات وہیں بسر کی اور نو ذوالحجہ کی صبح عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔ قافلہ عرفات کے قریب نمرہ (وادی عرنہ) کے مقام پر پہنچا، اور وہیں رکا اور مسلمانوں نے خیمے نصب کئے اور رسول خداؐ نے اپنا تاریخی خطبہ یہیں دیا؛ رسول خداؐ کا قافلہ اس کے بعد عرفات پہنچا اور وہیں توقف کیا اور غروب آفتاب تک ذکر الہی اور دعا میں مصروف رہا۔ [38]۔ [39]۔ [40]۔ [41]۔ [42]

ایک روایت کے مطابق امام صادق (ع)، عید غدیر، یعنی اٹھارہ ذوالحجہ، جمعہ کا دن تھا۔ [43] اس روایت کے مطابق عرفات میں آپؐ کے وقوف کی تاریخ نو ذوالحجہ الحرام تھی؛ لیکن اہل سنت مورخ سیوطی نے خلیفہ دوم سے نقل کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وقوف عرفات جمعہ کے دن تھا۔ [44] الزحیلی نے بھی لکھا ہے کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ جس عرفہ کے روز نبیؐ نے عرفات میں وقوف کیا، وہ روز جمعہ تھا۔ [45]

مشعر (مزدلفہ) میں وقوف

عرفات و مشعر (مزدلفہ)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِنْ عَرَافَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَذَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِينَ

ترجمہ: جب عرفات سے روانہ ہو تو مشعر الحرام کے حدود میں اللہ کو یاد کرو اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جس طرح وہ تمہیں راہ پر لایا، حالانکہ تم اس کے پہلے بہکے ہوؤں میں تھے۔ (سورہ بقرہ، آیت 198)

غروب آفتاب کے وقت رسول اکرمؐ اونٹ پر سوار ہوئے اور مزدلفہ (مشعر الحرام) کی طرف روانہ ہوئے [46]۔ [47]۔ [48] اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ عرفات سے مشعر الحرام تک کا راستہ آہستگی سے طے کریں۔ [49]۔ [50] حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ (حضرت محمدؐ) نے مشعر الحرام کے مناسب مقام پر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں [51] اور تھوڑا سا آرام کیا۔ سحر کے وقت عبادت اور ذکر پروردگار میں مصروف ہوئے جو موسم حج کے لئے اللہ کے مؤکد احکام میں سے ہے۔ [52]

کنکریاں پھینکنا

طلوع آفتاب کے ساتھ ہی آپؐ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے اور سیدھے بڑے شیطان گئے اور اس کی طرف سات کنکریاں پھینک دیں۔ [53]۔ [54]۔ [55]

قربانی

رسول اللہؐ اس کے بعد قربانگاہ (مسلخ) تشریف لے گئے اور اس اونٹ کی قربانی دی جو آپؐ مدینہ سے ساتھ لائے تھے [56]، تیس سے زائد اونٹ حضرت علی (ع) کو دیئے کہ اپنی طرف سے قربان کردیں اور خود 60 سے زائد اونٹوں کی قربانی دی۔ ان دونوں نے اپنی قربانی کا تھوڑا سا گوشت خود تناول فرمایا اور باقی گوشت بطور صدقہ دیا۔ [57]۔ [58]۔ [59]

اس کے بعد آپؐ نے عبداللہ بن حراثہ (یا حارثہ) سے اپنے سر مبارک کے بال منڈوائے [60]۔ [61] اور آپؐ اپنے ذاتی

فرائض انجام دینے اور اعمال حج کے بارے میں لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کے بعد، [62] مکہ تشریف فرما ہوئے اور کعبہ کا طواف کیا اور نماز ظہر مسجد الحرام میں ادا کی، [63]۔ [64] اور اس کے بعد منیٰ کی طرف پلٹ گئے اور تیسرے دن تک (ایام تشریق کے دوران) وہیں قیام کیا اور رمی جمرہ کے بعد منیٰ سے خارج ہوئے۔ [65]

رسول اللہ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد حج تمتع - جو عمرہ اور حج پر مشتمل ہے - کے احکام مسلمانوں کے سکھا دیئے۔ جبکہ اس وقت تک مسلمان احکام حج میں صرف حج افراد اور حج قرآن سے واقف تھے اور ایام حج میں عمرہ کو ناجائز سمجھتے تھے، اسی بنا پر "بعض مسلمانوں" نے اس حکم کو "بمشکل" قبول کیا! [66]۔ [67]

اس سفر کی خصوصیات

خطبہ خیف

رسول اللہ نے فرمایا:

رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہ :نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها ، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي ، فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ ،
و رُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

ترجمہ: خدا مدد کرے اس کی جو میری باتیں سن کر یاد رکھے اور ان لوگوں کو بھی سنائے جنہوں نے نہیں سنیں؛ کتنے ہیں وہ جو [فقہ] کے حامل ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہیں؛ کتنے ہیں وہ جو فقہ کے حامل ہیں اور اس کو ایسے لوگوں کی طرف لے کر جاتے ہیں جو ان فقیہ تر ہیں۔ (کلینی، الکافی، ج 1 ص 403 و 403)
رسول اللہ نے مکہ میں داخلے سے آٹھ ذوالحجہ تک کسی گھر میں قیام نہیں کیا بلکہ مکہ کے باہر أَبْطَحَ (بَطْحَاء) کے مقام پر ایک خیمے میں قیام پذیر رہے۔ [68]۔ [69]

اس سفر میں رسول اللہ نے یمن کے بنے ہوئے کپڑوں کا پردہ بنا کر کعبہ پر لٹکایا۔ [70]۔ [71]۔ [72]۔ [73]

خطبہ خیف

رسول اللہ نے فرمایا:

عنه صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَىٰ هِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ : إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ ، وَ النَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ
الْمُسْلِمِينَ ، وَ اللُّزُومُ لَجَمَاعَتِهِمْ

ترجمہ: تین چیزیں ہیں جو مسلمان شخص کا دل ان کی نسبت خیانت نہیں کرتا۔ 1. عمل کو اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے انجام دینا اور تمام امور میں توحید و یکتا پرستی کو مقدم رکھنا، 2. ائمہ مسلمین کی خیرخواہی کرنا، ان سے تعلق استوار رکھنا، انہیں اپنے ساتھ شریک کرنا، واقعات کی صحیح خبر رسانی کرنا، مکمل راہنمائی لینا اور راہنمائی پر درست عمل کرنا، 3. مؤمنین کے ساتھ ہمہ جہت اتحاد کا تحفظ کرنا، ان کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔ کلینی، الکافی، ج 1 ص 403 و 403۔

رسول اللہ نے اہلیان مکہ اور وہاں کے مجاورین کو ہدایت دی کہ مطاف، حجر الأسود، مقام ابراہیم (ع)، نیز نماز جماعت کی صف اول کو 10 ذوالقعدہ سے [ایام حج کے آخر تک] حجاج کے لئے مختص کیا کریں۔ [74]

رسول اللہؐ نے اپنے سابقین (مؤمنین) کی مانند حجاج کو اطعام کیا اور کھانا کھلایا۔ [75]

مروی ہے کہ مئی کے مقام پر واقع مسجد خیف میں بھی رسول اللہؐ میں بھی ایک مختصر سا خطبہ دیا۔ [76]۔ [77]۔ [78]

مسجد خیف میں رسول اللہؐ کے اہم نکات: [79]

خدا مدد کرے اس کی جو : میری باتیں سن کر یاد رکھیں،
میری باتیں ان تک پہنچائیں جنہوں نے میرا کلام نہیں سنا۔
کتنے زیادہ ہیں وہ فقیہ جو فقہ کے حامل ہیں مگر اور ان لوگوں کو بھی سنائے جنہوں نے نہیں سنیں؛ کتنے ہیں وہ جو [فقہ] کے حامل ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہیں؛ اور
کتنے زیادہ ہیں وہ جو فقہ اور سمجھ بوجھ لے کر ان کو سناتے ہیں اور سکھانے کی کوشش کرتے ہیں جو ان سے کہیں زیادہ بڑے فقیہ ہیں!!

تین چیزیں ایسی ہیں:

عمل کو اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے انجام دینا اور تمام امور میں توحید و یکتا پرستی کو مقدم رکھنا،
ائمہ مسلمین کی خیرخواہی کرنا، ان سے تعلق استوار رکھنا، انہیں اپنے ساتھ شریک کرنا، انہیں واقعات کی صحیح خبر رسائی کرنا، مکمل راہنمائی لینا اور راہنمائی پر درست عمل کرنا،
مؤمنین کے ساتھ ہمہ جہت اتحاد کا تحفظ کرنا، ان کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔
رسول اللہؐ نے مکہ سے مدینہ پلٹتے وقت غدیر خم کے مقام پر ولایت امیرالمؤمنین (ع) کا اعلان کیا جس کے بعد اصحاب نے امیرالمؤمنین (ع) کے ہاتھ پر مسلمانوں کے ولی اور حاکم و سرپرست کے عنوان سے بیعت کی۔

حج سے واپسی

13 ذوالحجہ سنہ 10 ہجری کو اعمال و مراسمت حج مکمل ہونے کے بعد رسول اکرمؐ ظہر سے قبل مئی سے مکہ واپس پلٹ گئے اور ابطح کے مقام پر خیمہ لگایا [80]۔ [81] اور مسلمانوں کو مناسک و اعمال حج بجا لانے کے بعد اپنے گھر بار اور وطن کی طرف واپسی میں عجلت کریں [82]۔ [83]۔ [84] اور خود بھی 14 ذوالحجہ کو فجر سے قبل مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ [85]

غدیر خم کے مقام اعلان ولایت

رسول خداؐ کا سفر حج میں اٹھائیس سے تیس دن تک کا عرصہ لگا۔ آیت اکمال دین [86] ان آیات میں سے ایک ہے جو قطعی طور پر حجة الوداع کے دوران نازل ہوئی ہیں۔ [87]

اٹھارہ ذوالحجہ کو جُحْفہ کے قریب غدیر خُم کے مقام پر پہنچے؛ وہاں رسول اکرمؐ نے اللہ کے فرمان پر [88]
امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے طور پر مقرر کیا۔ [89]۔ [90]

براء بن عازب کہتے ہیں: میں حجة الوداع کے سفر میں رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر تھا؛ جب ہم [غدیر خم کے مقام پر پہنچے؛ آپؐ کے حکم پر اس علاقے کو صاف کیا گیا اور پھر علی (ع) کو اپنی دائیں جانب قرار دیا اور ان

کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے کہا: کیا میں تمہارا صاحب اختیار نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا؛ کیوں نہیں! ہمارا پورا اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور آپ نے امام علی(ع) کا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر فرمایا: میں جس کا مولا ہوں یہ علی(ع) اس کے مولا ہیں۔ خداوند! علی کے دوست کو دوست رکھ اور ان کے دشمن کو دشمن رکھ ... پس عمر بن خطاب نے امام علی(ع) سے کہا: اے علی! یہ منصب آپ کو مبارک ہو کیونکہ تم میرے اور تمام مؤمنین کے مولا ہوئے۔ [91]۔ [92]۔ [93]۔ [94] بحرانی نے اہل سنت کے 89 مآخذ اور اہل تشیع کے 43 مآخذ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ [95]

بعد ازاں قافلہ مدینہ کی جانب روانہ ہوا اور احتمالا 24 ذوالحجہ کو مدینہ پہنچا۔ [96] ذوالحجہ کے آخری ایام میں آپ مدینہ میں تھے۔ [97]

حاجیوں کی تعداد

اس سفر میں حاجیوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، اس بنا پر ایک لاکھ بیس ہزار سے ایک لاکھ پچاس ہزار تک ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اکثر پیدل اس سفر پر آئے تھے۔ [98]۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس سفر میں پچاس ہزار سے زیادہ حجاج نے شرکت نہیں کی تھی۔ [99]

حوالہ جات

1. رجوع کریں: کلینی، ج 4، ص 245-248۔
2. سورہ حج آیت 27۔
3. نیز رجوع کریں: طوسی، تہذیب الاحکام، ج 5، ص 454؛ واقدی، ج 3، ص 1089؛ ابن سعد کا کہنا ہے کہ ذوالقعدہ میں پانچ دن باقی تھے: طبقات، ج 2، ص 173۔
4. بخاری، ج 2، ص 147۔
5. ابوداؤد، سنن، ج 2، ص 375۔
6. بیہقی، سنن، ج 7، ص 83۔
7. کلینی، الکافی، ج 4، ص 248-249۔
8. مسلم بن حجاج، ج 1 ص 888۔
9. کلینی، ج 4، ص 246۔
10. کلینی، ج 4، ص 245۔
11. مجلسی، بحار الانوار، ج 17، ص 111۔
12. کلینی، ج 4، ص 339۔
13. کلینی، ج 4، ص 248-249۔
14. واقدی، ج 3، ص 1090۔
15. فیروز آبادی، سفر السعاده، ص 70۔
16. رجوع کریں: مرجانی، ص 280-290۔
17. سمہودی، ج 3، ص 1001-1020۔
18. مسلم بن حجاج، الصحيح، ج 1، ص 919۔
19. کلینی، ج 4، ص 245۔

20. واقدی، ج3، ص1097۔
21. کلینی، ج4، ص250۔
22. کلینی، ج4، ص245۔
23. واثقی، حجةالوداع کما رواہ اہل البیت، ص106-110۔
24. کلینی، ج4، ص245۔
25. ابن ماجہ، سنن، ج2، ص982۔
26. مسلم بن حجاج، ج1، ص887۔
27. کلینی، ج4، ص245، 249-250۔
28. کلینی، ج4، ص250۔
29. ابو منصور حسن بن زین الدین عاملی (ابن شہید ثانی)، ج3، ص260۔
30. رجوع کریں: سورہ بقرہ آیت 158۔
31. مسلم بن حجاج، ج1، ص888۔
32. کلینی، ج4، ص245۔
33. کلینی، ج4، ص246۔
34. رجوع کریں: مسلم بن حجاج، ج1، ص888۔
35. کلینی، ج4، ص246۔
36. رجوع کریں: واقدی، ج3، ص1099۔
37. واثقی، ص133-135۔
38. مسلم بن حجاج، ج1، ص889-890۔
39. نیز رجوع کریں: کلینی، ج4، ص246-247۔
40. نعمان بن محمد قاضی نعمان، دعائم الاسلام و ذکر الحلال و الحرام و القضاہ و الاحکام، ج1، ص319۔
41. خطبے کی اہمیت اور مضامین سے آگہی کے لئے رجوع کریں: مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج1، ص889-890۔
42. واثقی، حجةالوداع کما رواہ اہل البیت، ص176-191۔
43. رجوع کریں: ابن بابویہ، کتاب الخصال، 1362 ہجری شمسی، ج2، ص394۔
44. سیوطی درالمنثور، ج3، ص19۔
45. وہبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج3، ص213۔
46. مسلم بن حجاج، ج1، ص890-891۔
47. کلینی، ج4، ص247۔
48. بیہقی، السنن الکبری، ج7، ص260۔
49. کلینی، ج4، ص247۔
50. طوسی، ج5، ص187۔
51. طوسی، ج5، ص188۔
52. واثقی، ص211-216۔

53. مسلم بن حجاج، ج 1، ص 891-892.
54. قاضی نعمان، ج 1، ص 322-323.
55. نوری، ج 10، ص 67.
56. کلینی، ج 4، ص 248.
57. مسلم بن حجاج، ج 1، ص 892.
58. کلینی، ج 4، ص 247.
59. طوسی، ج 5، ص 227.
60. کلینی، ج 4، ص 250.
61. طوسی، ج 5، ص 458.
62. رجوع کریں: قاضی نعمان، ج 1، ص 330.
63. مسلم بن حجاج، ج 1، ص 892.
64. کلینی، ج 4، ص 248.
65. کلینی، ج 4، ص 248.
66. مسلم بن حجاج، ج 1، ص 888-889.
67. کلینی، ج 4، ص 246.
68. واقدی، ج 3، ص 1099.
69. کلینی، ج 4، ص 246.
70. واقدی، ج 3، ص 1100.
71. ازرقی، ج 1، ص 253.
72. مسعودی، ص 276.
73. فاسی، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ج 1، ص 230.
74. متقی، ج 3، جزء 5، ص 22.
75. ابن فہد، اتحاف الوری بأخبار ام القری، ج 1، ص 567.
76. کلینی، ج 1، ص 403-404.
77. ابن ماجہ، ج 1، ص 84-85.
78. یعقوبی، ج 2، ص 102.
79. کلینی، الکافی ج 1 ص 403-404.
80. واقدی، ج 3، ص 1099-1100.
81. کلینی، ج 1، ص 403-404.
82. دارقطنی، ج 1، جزء 2، ص 300.
83. حاکم نیشابوری، ج 1، ص 477.
84. متقی ہندیو کنز العمال، ج 3، جزء 5، ص 11.
85. ابن ابی شیبہ، ج 4، ص 496.
86. رجوع کریں سورہ مائدہ آیت 3 (آیت اکمال دین و اتمام نعمت).

87. عیاشی؛ بحرانی؛ طباطبائی، ذیل آیه
88. رجوع کریں: سورہ مائدہ آیت 67 (آیت تبلیغ).
89. رجوع کریں: ابن مغازلی، ص 16-18.
90. امینی، ج 1، ص 508-541.
91. ابن کثیر، البداية والنهاية، ج 5، ص 208 و ج 7، ص 346.
92. ذخائر العقبی، محب الدین طبری ط قاہرہ، 1356، ص 67.
93. ابن صباغ، فصول المهمة، ج 2 ص 23.
94. نسائی، خصائص، ط نجف، سال 1369 ہجری ص 31.
95. بحرانی، کتاب غایۃ المرام، ص 79.
96. واثقی، ص 335.
97. رجوع کریں: ابن ہشام، السیرہ، ج 4، ص 253.
98. ابن بابویہ، 1414، ج 2، ص 295، طوسی، ج 5، ص 11، سبط ابن جوزی، ص 37، پانویس 1، کردی، ج 1، جزء 2، ص 229، امینی، ج 1، ص 32.
99. واثقی، ص 337-342.

مآخذ

- قرآن کریم۔ ترجمہ: سید علی نقی نقوی (لکھنوی)
- ابن ابی شیبہ، المصنّف فی الاحادیث و الآثار، بیروت 1414 ہجری۔
- ابن بابویہ، کتاب الخصال، چاپ علی اکبر غفاری، قم 1362 ہجری شمسی۔
- ہمو، کتاب مَنْ لایحضّرہ الفقہیہ، چاپ علی اکبر غفاری، قم 1414 ہجری۔
- ابن سعد، الطبقات الکبری (بیروت)۔
- ابو منصور حسن بن زین الدین عاملی (ابن شہید ثانی)، منتقى الجمان فی الاحادیث الصحاح و الحسان، چاپ علی اکبر غفاری، قم 1362-1365 ہجری۔
- ابن فہد، اتحاف الوری باخبار ام القری، چاپ فہیم محمد شلتوت، مکہ [1983-1984 عیسوی۔
- ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، استانبول 1401 ہجری/1981 عیسوی۔
- ابن مغازلی، مناقب الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام، چاپ محمد باقر بہبودی، بیروت 1403 ہجری/1983 عیسوی۔
- ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، چاپ مصطفی سقا، ابراہیم ابیاری، و عبد الحفیظ شلبی، قاہرہ 1355 ہجری/1936 عیسوی۔
- سلیمان بن اشعث ابوداود، سنن ابی داود، استانبول 1401 ہجری/1981 عیسوی۔
- محمد بن عبد اللہ ازرقی، اخبار مکہ و ماجاء فیہا من الآثار، چاپ رشدی صالح ملحس، بیروت 1403 ہجری/1983، چاپ افست قم 1369 ہجری شمسی۔
- عبد الحسین امینی، الغدير فی الكتاب و السنة والادب، قم 1416 - 1422 ہجری/1995-2002 عیسوی۔
- ہاشم بن سلیمان بحرانی، البرہان فی تفسیر القرآن، چاپ محمود بن جعفر موسوی زرنندی، تہران 1334 ش، چاپ افست قم، بی تا۔

- محمد بن اسماعيل بخارى، صحيح البخارى، [چاپ محمد ذهني افندي، استانبول 1401 هجرى/ 1981 عيسوى.
- احمد بن حسين بيهقي، السنن الكبرى، بيروت 1424 هجرى/ 2003 عيسوى.
- محمد بن عبدالله حاكم نيشابورى، المستدرک على الصحيحين، و بذيله التلخيص للحافظ الذهبي، بيروت: دارالمعرفة، بی تا.
- على بن عمر دارقطنی، سنن الدارقطنی، چاپ عبدالله هاشم يمانی مدنی، مدینه 1386 هجرى/ 1966 عيسوى.
- سبط ابن جوزی، تذكرة الخواص، بيروت 1401 هجرى/ 1981 عيسوى.
- على بن عبدالله سمهودی، وفاء الوفا بأخبار دارالمصطفى، چاپ محمد محیی الدين عبد الحميد، بيروت 1404 هجرى/ 1984 عيسوى.
- سيوطی، تفسير درالمنثور.
- طباطبائی، تفسير الميزان.
- محمد بن حسن طوسی، تهذيب الاحكام، چاپ حسن موسوی خراسان، بيروت 1401 هجرى/ 1981 عيسوى.
- محمد بن مسعود عياشى، التفسير، قم 1421 هجرى.
- محمد بن احمد فاسی، شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، چاپ ايمن فؤاد سيد و مصطفى محمد ذهبی، مكه 1999 عيسوى.
- محمد بن يعقوب فيروزآبادی، سفر السعادة، بيروت 1398 هجرى/ 1978 عيسوى.
- نعمان بن محمد قاضی نعمان، دعائم الاسلام و ذكر الحلال و الحرام و القضايا و الاحكام، چاپ آصف بن على اصغر فيضی، قاهره، 1963- 1965 عيسوى چاپ افست، قم، بی تا.
- محمد طاهر كردی، التاريخ القويم لمكة و بيت الله الكريم، بيروت 1420 هجرى/ 2000 عيسوى.
- كليني، الكافي.
- على بن حسام الدين متقى، كنز العمال فى سنن الاقوال و الافعال، چاپ محمود عمر دمياطی، بيروت 1419 هجرى/ 1998 عيسوى.
- محمد باقر بن محمد تقی مجلسی، مرآة العقول فى شرح اخبار آل الرسول، ج 17، چاپ محسن حسینی امینی، تهران 1365 هجرى.
- عبدالله بن عبد الملك مرجانی، بهجة النفوس و الاسرار فى تاريخ دار الهجرة المختار، چاپ محمد شوقی مكی، رياض 1425 هجرى.
- مسعودی، تنبيه.
- مسلم بن حجاج، صحيح مسلم، چاپ محمد فؤاد عبد الباقي، استانبول 1401 هجرى/ 1981 عيسوى.
- حسين بن محمد تقی نوری، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، قم 1407- 1408 هجرى.
- حسين واثقى، حجة الوداع كما رواها اهل البيت، قم 1425 هجرى.
- محمد بن عمر واقدی، كتاب المغازی، چاپ مارسدن جونز، لندن 1966 عيسوى.
- يعقوبی، تاريخ.
- ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربى، محب الدين أحمد بن عبد الله الطبري (المتوفى: 694 هـ)
- وهبة الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلته.
- البداية والنهاية، ابن كثير إسماعيل بن عمر الدمشقي المتوفى سنة 774 هـ.

- أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي، السنن: الخصائص.
- ابن صباغ مالكي، شيخ نورالدين علي بن محمد، فصول المهمة. ط نجف، سال 1369 هجرى.
- بحراني، سيد هاشم بن سليمان، غايه المرام و حجه الخصام فى تعيين الامام من طريق الخاص و العام.